سپریم کورٹ آف انڈیا

رائن داس

بمقابلہ

ریاست اتر پردیش

تاریخ فیصلہ:/14 ستمبر 1960

(جعفرامام،اے کے سارکراور راگھوبر دیال، جے جے۔)

اپیل_ سول دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے ہائی کورٹ کے اپیل فورم واحد جج نے شکایت درج کرنے سے انکار کر دیا ، اگر سپریم کورٹ میں اپیل پیش کر سکتے - ضابطہ فوجداری ''(۱۸۹۸/۵)شق اور 1995 اور 476-B

الہ آباد بد ہائی کورٹ میں ایک سول رٹ پٹیشن کے زیر التواء ہونے کے دوران نارائن داس نے ترپاٹھی کے خلاف ایک درخواست زیر دفعہ 476 ضابطہ فوجداری شکایت درج کرنے کیلئے تحت دفعہ .193 انڈین پینل کوڈ پیش کیا۔ایک واحد جج جس نے کیس کا جائزہ لیا تھا، نے درخواست کو مسترد کر دیا۔اس کے بعد نارائن داس نے سپریم کورٹ میں زیر دفعہ 476-B ضابطہ فوجداری کے تحت ان کی درخواست کو مسترد کرنے کے حکم کے خلاف اپیل پیش کی ۔ مانا کہ اپیل سپریم کورٹ میں نہیں بلکہ ہائی کورٹ کے اپیلیٹ بنچ میں ہے۔سول دائرہ اختیار کا استعمال کرنے والے ہائی کورٹ کے واحد جج کے فرمان عام طور پر شق -10 لیٹر پیٹینٹ اپیل الہ آباد ہائی کورٹ میں اپیل کے قابل تھے۔شق -10 الہ آباد ہائی کورٹ کے لیٹر پیٹنٹس کو شق 13 یو۔ پی ۔ ہائی کورٹس (انضمام) آرڈر، 1948 کے ساتھ پڑھا گیا،اوراس طرح سنگل جج کے ذریعہ تشکیل دی گئی عدالت ہائی کورٹ کے اپیلٹ بنچ کے ماتحت زیر دفعہ ۔195 (3) ضابطہ ایک عدالت تھی ۔

راگھوبردیال جے،

نارائن داس نے الہ آباد میں ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر میں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت سول رٹ پیٹیشن دائر کی۔اس کے بعد انہوں نے ایک درخواست زیر دفعہ 476 ضابطہ فوجداری بغرض پیش کرنے شکایت زیر دفعہ 193 مجموعہ تعزیرات ہند پیش کیا،جس میں فنیش ترپاٹھی کے خلاف یہ الزام لگاتے ہوئے کہ مؤخرالذکر کی طرف سے دائر حلف نامے میں ایک مخصوص ریاستی بیان غلط تھا۔اس درخواست کی سماعت کرنے والے جج نے یہ کہتے ہوئے کہا کہ اپیل کنندہ یہ ظاہر کرنے میں کامیاب نہیں ہوا کہ 14 مئی 1959 کو دائر کردہ ترپاٹھی کے حلف نامے کا کوئی بھی حصہ غلط تھا، اسے مسترد کردیا۔یہ ہائی کورٹ کے فاضل جج کے اس حکم کے خلاف ہے کہ نارائن داس نے دفعہ 476-B ضابطہ کے تحت اپیل یادداشت دائر کیا ہے۔رجسٹری نے اس سوال کی کھوج کو روکنے کے لیے ایک رپورٹ کے ساتھ اپیل کی یادداشت پیش کیا ہے کہ آیا اپیل اس عدالت میں مجاز ہے۔

دفعہ 476 باب XXXV میں پایا جاتا ہے جس کا عنوان ہے کہ سربراہی انتظامیہ انصاف کو متاثر کرنے والے بعض جرائم کی صورت میں کی جاتی ہے۔دفعہ 476 کسی بھی سول، ریونیو یا فوجداری عدالت کو اختیار دیتی ہے، جب یہ رائے ہو کہ انصاف کے مفاد میں یہ مناسب ہے کہ کسی بھی جرم کی تحقیقات کی جانی چاہیے۔195 (1)(ب) یا (ج) جو بظاہر اس کے سامنے کسی کارروائی میں یا اس کے سلسلے میں انجام دی گئی ہو، اس طرح کی تفتیش کے بعد، جو وہ ضروری سمجھے، دائرہ اختیار رکھنے والے مجسٹریٹ اول کے سامنے شکایت درج کروائیں۔لہذا یہ واضح ہے کہ جہاں دفعہ 195 (1) (ب) یا (ج) میں جرم کا حوالہ دیا گیا یا سول کورٹ میں کسی کارروائی زیر دفعہ 476 میں یا اس کے سلسلے میں ارتکاب کیا گیا ہے، سول کورٹ کی طرف سے اس تحقیقات پر میں کی گئی کارروائی اسی کارروائی سے متعلق ہے۔

کوئی بھی شخص جو زیر دفعہ 476 کے تحت عدالت کے حکم سے ناراض ہو، وہ دفعہ 476-B ضابطہ

کے تحت پیش نظر اُس عدالت میں اپیل کر سکتا ہے جو عدالت پہلے والے عدالت کا شق (3)195 جس کے معنے میں جو سابقہ عدالت ماتحت سمجھا جائے گا جس میں عام طور پر اپیل سننے والے عدالت کا ماتحت ہے۔ جس میں اپیل عام طور پر ایسی سابقہ عدالت کے قابل اپیل فرمانوں یا سزاؤں سے ہوتی ہے، یا ایسی سول عدالت کے معاملے میں جس کے فرمانوں سے عام طور پر کوئی اپیل نہیں ہوتی ہے، اس پرنسپل عدالت کو جس کے دائرہ اختیار کی مقامی حدود میں عام اصل سول فقہ ہو۔ ایسی سول عدالت واقع ہے۔ سول دائرہ اختیار کا استعمال کرنے والے ہائی کورٹ کے واحد جج کے فرمان عام طور پر الہ آباد ہائی کورٹ کے لیٹر پیٹنٹ شق 10 کے تحت ہائی کورٹ میں اپیل کے قابل اطلاق ہوتے ہیں۔ جسے یونائیڈڈ پرونسز ہائی کورٹس (انضمام) آرڈر، 1948 کے شق 13 کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہائی کورٹ کے واحد جج کا فیصلہ اتنا ہی ہائی کورٹ کا فیصلہ ہوتا ہے جتنا کہ اس کے فرمانوں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کرنے والے اپیلٹ بینچ کا فیصلہ ہوتا ہے۔ لیکن واحد جج کے ذریعہ تشکیل شدہ عدالت زیر (3)-195 دفعات کے ذریعے تخلیق کردہ مصنوعی عدالتی ماتحت کے پیش نظر ہائی کورٹ کیا پیلنٹ بینچ کے ماتحت ہے۔ اس اثر کیلئے کوئی عدالت اس عدالت کے ماتحت سمجھی جائیگی، جس میں اپیل عام طور پر اپیل کے قابل فرمانوں سے ہوتی ہے۔ کسی سول عدالت کے معاملے میں جو اپیل کے قابل فرمان پاس کرتی ہے، وہ عدالت اس عدالت کے ماتحت سمجھی جاتی ہے جس میں اپیل عام طور پر اس کے فرمانوں سے ہوتی ہے۔ ایسی عدالت جس کے معاملے میں جس حکم پر عام طور کوئی اپیل نہیں کرتا ہے، وہ عدالت پرنسپل عدالت کے ماتحت سمجھی جاتی ہے جو اس مقامی حدود میں عام عام اصل سول دائرہ اختیار رکھتی ہے جس کے دائرہ اختیار میں سابقہ عدالت واقع ہے، حالانکہ عام طور پر ایسی عدالت عام اصل والی پرنسپل عدالت کے ماتحت نہیں ہوگی۔ جو عام اصل سول دائرہ اختیار رکھتی ہے۔ جس کی مقامی حدود میں یہ واقع ہے۔

نارائن داس کے معروف وکیل کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا کہ دفعہ 476 کے تحت فاضل یافتہ واحد جج کا حکم کسی فرمان کے مترادف نہیں تھا اور اس لیے دفعات۔195 (3) قابل اطلاق

نہیں تھے۔ ہمارے لیے اس سوال پر رائے کا اظہار کرنا ضروری نہیں ہے کہ آیا دفعہ 476 کے تحت تعلیم یافتہ واحد جج کا حکم لیٹر پیٹنٹ شق 10 تحت اپیل قابل ہے یا نہیں۔ اس حکم کے خلاف اپیل کا حق دفعات B-476 کے ذریعے دیا گیا ہے. اپیل کا فورم بھی دفعات 476 بی کے ذریعے بھی طے کیا جاتا ہے۔ اور 195 (3)، کے تحت پڑھا یا جائیگا۔ واحد جج کے ایسے حکم کے خلاف اپیل کے لیے مناسب فورم کا تعین کرنے کے لیے واحد متعلقہ غور یہ ہے کہ عام طور پر واحد جج کے قابل اپیل فرمانوں کے خلاف اپیل کس عدالت میں ہوتی ہے۔ ایسی اپیلیں الہ آباد ہائی کورٹ کے لیٹرز پیٹنٹ کے شق 10 کے تحت ہائی کورٹ میں ہوتی ہے۔، اور اس لیے یہ اپیل ہائی کورٹ میں ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے ایم ایس شیرف بمقابلہ ریاست مدراس-1144-SCR 1954 میں اس عدالت کے اس فیصلے پر انحصار کیا۔ جس میں اس کی اس دلیل کی حمایت میں دفعہ B-476 کے تحت اپیل اس عدالت کو ہائی کورٹ کے واحد جج کے فیصلے زیر دفعہ 476 کے تحت شکایت درج کرنے سے انکار کرنے فیصلے سے روکتا ہے۔ جس کے تحت شکایت درج کرنے سے انکار کیا جاتا ہے۔ اس معاملے یہ فرق کرنے کے قابل تھا کیونکہ اس معاملے میں زیر غور سوال یہ تھا کہ آیا اس عدالت میں دفعہ B-476 کے تحت ہائی کورٹ کے ڈویژن بینچ کے حکم کے خلاف اس عدالت میں اپیل کی جاسکتی ہے۔ اس نے اس سوال پر غور نہیں کیا کہ آیا اس عدالت میں B-476 کے تحت اپیل کی گئی ہے۔ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں کوئی اپیل نہیں کی جاتی ہے اور زیر دفعہ B-476 ہائی کورٹ کے ڈویژن بینچ کے حکم خلاف اپیل اس عدالت میں دائر کی جاسکتی ہے۔

۔حقیقت یہ ہے کہ ہائی کورٹ کے واحد جج کے حکم سے اس عدالت میں اپیل ہوتی ہے جہاں ہائی کورٹ آئین کے آرٹیکل 132 کے تحت تصدیق کرتی ہے کہ اس معاملے میں آئین کی تشریح کے حوالے سے قانون کا ایک اہم سوال شامل ہے، اپیل گزار کی اس دلیل میں مدد کرنے کیلئے ہے کہ یہ

اپیل اس عدالت میں مجاز ہے یانہیں، یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہائی کورٹ کے واحد جج کے فیصلے کے خلاف اپیل عام طور پر اس عدالت میں ہوتی ہے کیونکہ ایسی اپیل آرٹیکل 132 کے تحت دیۓ گئے صند کے ساتھ ہوتی ہے۔

لہٰذا ہم یہ مانتے ہیں کہ موجودہ اپیل اس عدالت میں دائرنہیں کی جا سکتی ہے اور یہ الہ آباد میں ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر میں دائر کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا ہم ھدایت دیتے ہیں کہ یاداشت اپیل مناسب عدالت میں پیش کرنے کیلئے واپس کیا جاۓ۔

اپیل نااہل

ریاست

لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ موجودہ اپیل اس عدالت میں نہیں ہے اور یہ الہ آباد میں ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر میں ہے۔لہذا ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اپیل کا میمورنڈم مناسب عدالت میں پیش کرنے کے لیےواپس کیا جائے۔

رگھوبر

دیال جے۔

اپیل نااہل۔

1960

شیوبکس موہاٹااور دیگر

15 ستمبر۔

وی۔

بنگال بریوریز لمیٹڈ اور دیگر (جعفر امام، اے کے سارکر اور راگھوبر دیال، جے جے)

پھانسی کی کارروائی-قبضہ کی فراہمی تسلیم شدہ پھانسی کا مقدمہ مسترد-اگر مزید پھانسی کی کارروائی مدعا علیہ کے مفاد کے خریدار کی اجازت سے ہو-کیا اسے پارٹی کوڈ آف سول پروسیجر،1908(1908 کا5)،او۔21،بمقابلہ35،ایس۔146 کے طور پر شامل کیا جا سکتا ہے۔

اپیل کنندہ فرمان ہولڈرز نے پھانسی کی کارروائی میں قبضہ کی فراہمی کو قبول کیا اور عدالت کے نذیر کو ایک رسید دی جس میں انہوں نے قبضہ کی مکمل فراہمی کو تسلیم کیا لیکن مدعا علیہان بنگال بریوریز کو ان کی اجازت سے قبضے میں رہنے کی اجازت دی۔اپیل کنندہ نے سزائے موت کے مقدمے کو اس بنیاد پر خارج کرنے کی بھی اجازت دی کہ جواب دہندگان نے انہیں مکمل اختیار فراہم کر دیا تھا۔اس کے کچھ عرصے بعد اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کے خلاف بے دخلی کے لیے پھانسی کے لیے ایک نئی درخواست دی جس کی زیر مخالفت کی گئی۔47 سول پروسیجر کوڈ کا الزام ہے کہ جہاں تک ان کا تعلق

ہے، حکم نامے پر مکمل طور پر عمل درآمد پہلے کی پھانسی کی کارروائی کے نتیجے میں کیا گیا تھا جو ختم ہو چکی تھی، اور یہ کہ مزید پھانسی قانون میں جائز نہیں تھی۔

اے۔

مانا گیا کہ حکم نامے کے حامل کے لیے یہ کھلا ہے کہ وہ آر۔ 21 کے تحت قبضہ کی فراہمی کو قبول کرے۔ ,35 قبضے میں موجود شخص کو اصل میں ہٹائے بغیر کوڈ آف سول پروسیجر۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ اس موقف کا پابند ہے کہ فرمان پر مکمل طور پر عمل درآمد کیا گیا ہے، اور اس پر مزید عمل درآمد نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے علاوہ، سیلا بالا داسیو میں اس اصول پر منعقد کیا گیا۔